فیاض، عارف، طبیب احسن، عجیب عامل قرآن تھے
غفار عاشق، امین سالک، خطیب کامل بیان تھے

مَکتُوباتِ غَفّارِیَہ

(مختصر)

منتخب مکتوبات شریف

قیّوم زمان قطب دوران غوث رحمٰن خواجۂ خواجگان سیّدنا و مرشدنا

حضرت خواجہ محمّد عبدالغفّار فضلی نقشبندی

رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ

المعروف پیر مِٹّھاؒ

ناشر

الاصلاح نیٹ ورکس جماعت اصلاح المسلمین انٹرنیشنل

www.islahulmuslimeen.org

www.zikar.com

فہرست

مکتوب ۱: حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ کی طرف صادر فرمایا	۳
مکتوب ۲: جناب شاہ صاحب کی طرف	٦
مکتوب ۳: حاجی نواب شاہ صاحب کی طرف	۷
مکتوب ۴: جناب فتح الدین صاحب کی طرف	۹
مکتوب ۵: حاجی نواب شاہ صاحب کی طرف	۱۰
مکتوب ٦: جناب شیر محمد علیہ الرحمۃ کی طرف	۱۱
مکتوب ۷: جناب شیر محمد علیہ الرحمۃ کی طرف	۱۲
مکتوب ۸: حاجی نواب شاہ صاحب کی طرف	۱٤
مکتوب ۹: مولوی محمد حنیف صاحب کی طرف	۱۵
مکتوب ۱۰: جناب شاہ صاحب کی طرف	۱٦
مکتوب ۱۱: حاجی نواب شاہ صاحب کی طرف	۱۸
مکتوب ۱۲: جناب محمد عثمان اور رضا محمد کی طرف	۱۹
مکتوب ۱۳: جناب فتح الدین صاحب کی طرف	۲۱
مکتوب ۱۴: جناب خاوند بخش صاحب کی طرف	۲۳
مکتوب ۱۵: جناب خاوند بخش صاحب کی طرف	۲٤
مکتوب ۱٦: جناب محمد مشتاق صاحب کی طرف	۲۵
مکتوب ۱۷: جناب رحمت اللّٰہ صاحب کی طرف	۲٦
مکتوب ۱۸: مولوی نذیر احمد صاحب کی طرف	۲۷
مکتوب ۱۹: جناب خاوند بخش صاحب کی طرف	۲۸

مکتوب ۱

بخدمت محترمی و مکرمی مولوی اللّٰہ بخش صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ

بعد السّلام علیکم و الشوق الیٰ لقائکم المسئول من اللّٰہ تعالیٰ عافیتکم۔ صحیفہ گرامی آپ کا پہونچا حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ عزیزا تبلیغ افضل عبادت ہے، کما ورد ”فان الذکریٰ تنفع المؤمنین“۔ اور جس وقت حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ السّلام اپنے سسرال حضرت شعیب علیہ السّلام سے مرخص ہوئے، راستے میں ایک تیہ میں چلتے ہوئے رات پڑگئی۔ اتفاقیہ موسم سرما کی تھی اور تھوڑی بارانی بھی برس رہی تھی، ہوا نہایت تیز اور تند چل رہی تھی، برودت کا بہت زور تھا اور آپ کے ساتھ ایک کثیر تعداد کا بکریوں کا گلہ بھی تھا۔ اور رات کی تاریکی اور بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک اور مینہ کی گھنگور اور حضرت پیغمبر علیہ السّلام کی بی بی عصمت پرورده کو وضع حمل کا درد آغاز۔ تو آپ بایں ہمہ ابتلا کمال استقلال سے آگ کی تلاش میں ادھر ادھر پھرنے لگے۔ جب کوہ طور کی لمعانی نظر آنے لگی تو اپنی اہلیہ کو یوں فرمانے لگے: کما قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ”و اذ قال موسیٰ لاھلہٖ انی آنست نارًا ساتیکم منھا بخبرٍ اور ایتکم بشھاب قبسٍ لَعلکم تعطلون۝ فلمّا جآءَ ھا نودی ان بورک من فی النّار و من حولھا فسبحٰن اللّٰہ رب العالمین۝ یا موسیٰ انی انا اللّٰہ رب العالمین۝ و القِ عصاک۝ فلمّا راٰہ تھتن کانھا جان ولی مدبرًا و لم یعقب یا موسیٰ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون الّا من ظلم ثم بدل لھم حسنا بعد سوء فانی غفور رحیم۝ و ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضآؤ من غیر سوء فی تسع آیات الی فرعون و قومہ انھم کانوا قومًا فٰسقین۝“ جب کہ آپ نے خلعت رسالت زیب تن فرمائی اور یہ نو معجزات بھی آپ کو ملے، تو اب دیکھ اسی پیغمبر علیہ السّلام کی حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے اذن کی تعمیل اور اس کی قبول حسنہ اور اتباع ما احسنہ، باوجود اتنے درد و شدائد جو آپ کو مرکوز خاطر تھے، بلکہ انہیں جملہ تکلفات مسبوق الذکر سے سبکدوش ہونے کے متلاشی تھے سب کو یک لخت لوح قلب سے محو کردیا اور اپنی ضمیر مہر تنویر پر یہی ایک لفظ لکھ دیا ”قل ھو اللّٰہ ثم ذرھم“۔ تو آپ نے کیسا کیا، سیدھے بالا بالا براہ راست فرعون کی طرف چل پڑے حتیٰ کہ مصر میں جا پہونچے۔ کہاں وہ بی بی اور کہاں رہی ان کی تیمار داری، کہاں رہا گلہ اور کہاں گلہ بانی! لکھا ہے کہ حضرت بی بی صاحبہ واپس اپنے والد ماجد حضرت شعیب علیٰ نبینا و علیہ السلام کی خدمت اقدس میں اکیلی جا پہونچی۔

عزیزا نور فیض ولایت کا نور نبوت اور رسالت سے مقتبس مکتسب ہے۔ ولذٰلک قال النّبی صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و اٰلہٖ وسلم ''العلماء ورثۃ الانبیآء''، ایضًا ''علمآء امتی کا انبیآء بنی اسرائیل''۔ اور علماء سے مراد اولیائے کرام ہیں نہ کہ علمائے ظواہر۔ کیونکہ حضرات اولیائے عظام مورث علم ظاہر و باطن کے ہوتے ہیں اور انہوں کا علم باطنی خاص مشکوٰۃ اور مصباح نبوت سے ماخوذ ہے اور علمائے ظواہر محروم ازیں حظ العظیم۔ اور ولی اللّٰہ بعد ملی مراحل فنائیت کے جس وقت بقا باللّٰہ کے مقام پر پہونچتا ہے تو اس وقت پوری نبیوں کی طرح تبلیغ کے کام کو انجام دے سکتا ہے کہ قولہ علیہ السلام ''الشیخ فی الخلق کا النبی فی امتیہ لھذا ملتمس''۔ کہ ہر چند یہ تبلیغ کا کام نہایت دُشوار اور گراں ہے اور اس سے بری الذمہ ہوں، نیز از قبیلۂ محال لیکن حسب استطاعت مجال اپنے کو اس میں صرف کرنا بغایت اعلیٰ ہمّتے اور من عزم الامور سے متصوّر ہے۔ محبت اور اخلاص سے اتباع شیوخ اور بزرگوں کی کرنا اور مزدگی توقع حق سبحانہٗ و تعالیٰ رکھنا اور ''ان اجری الا علی اللّٰہ'' کے مصداق پر قصہ کو مصحما رکھنا یہ ہی صراط مستقیم اور راہ راست ہے کما قال صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فی شعرہٖ

ؔ احب الصالحین لست منھم　　لَعل اللّٰہ یرزقنی صلاحًا

قدر ما اگرچہ یہ بندہ کمینہ نالائق غلیظ القلب لاشئی اس بات کے قابل نہیں کہ آپ لوگوں کو فہمائش کرسکے لیکن بالکل ساکت رہنا نیز نامناسب سمجھتا ہے۔ بجا گفتن و گفتن بجا خاموش۔ اس لیے بصد ادب معروض ہوں کہ اس کام تبلیغ میں جو اک اہم الہام سے ہے اور جس کے منقبت اور آداب اور لوازمات خدمت بالا مذکورہ پڑھ چکے ہیں لاریب حتی المقدور کوئی دقیقہ فروگذار نہ فرماویں اور آخرت کا توشہ اس سے مہیا رکھیں۔ مشفقا اس قلیل زندگی میں اس نعمت غیر مترقبہ کے حاصل کرنے میں سعی بلیغ اور کوشش کما ینبغی مبذول فرماؤ۔ کسی نے کہا ہے کہ ؎

مارے نہ موت جس کو کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا کل کی خبر نہیں

بس بے برگی کو برگ اور سامان سمجھو اور سفر کو حضر سمجھو۔

ع　خدا خود می رسان است ارباب توکل را
دولت داریں مکمل و محصل باد

بندہ کو بیماری کا ابتک آرام نہیں ہے۔ دعا فرماؤ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماوے آمین۔ آپ کے ہر دو عطوقت ناموں کے جواب کا مضمون اسی ایک عریضہ میں مندرج ہے۔ مشفقی و مکرمی میاں دین محمد کو السّلام علیکم

مطالع باد و جناب ہتر صاحب میاں اللّٰہ آندو خان کو السلام علیکم و عالم اندرونی عفت پناہ اہلۃ الذکر را دعوات کثیر۔ مشفقی و مکرمی میاں شیر محمد صاحب کو و جمیع مرداں و زناں۔ ”و الذاکرون اللّٰہ و الذاکرت کثیرًا“۔ جملہ کو سلام و دعوات ”والمسئول من اللّٰہ تعالیٰ عافیتکم و سلام متکم فی الدارین“۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفّار فضلیؒ

مکتوب ۲

بخدمت گرامی عزیز القدر جناب شاہ صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ

السلام علیکم

عزیزا ذکر اسم ذات کا تمام وظائف اور ذکروں سے اعلیٰ اور افضل ہے، ”ولذکر اللّٰہ اکبر“ نص قطعی ہے، اور تبلیغ ذکر کی نیز تمام عبادتوں سے برتر اور بہتر ہے۔ ”فذکر فان ذکریٰ تنفع المؤمنین“ اور ”کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر“ نص قطعی ہے۔ عزیزا زہے سعادت اور زہے طالع اس کے جو اس کام تبلیغ میں کوشاں اور سرگرم ہے۔ عزیزا ہمت کو بالا رکھو اور آن و آوان تبلیغ میں مستعد رہو، انشاء اللّٰہ تعالیٰ برکات و فیوضات پیران کبار کے ہمچوں بارش باران دیکھتے رہو گے۔ اور حلقہ و مراقبہ میں اور قبل بعد ازیں ہر وقت دید قصور غالب اور تیز رہے، حتیٰ کہ اپنے کو تمام مخلوق سے بلکہ گبر اور یہود سے بھی بدتر سمجھو۔ مولانا سعدی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ازاں بر ملائک شرف داشتند خود را از سگ بد بہ پنداشتند

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ بخدمت مولانا مولوی نور محمد صاحب نیاز و تسلیم و بخدمت جمیع جماعت اہل ذکر آنجائی را السلام علیکم مطالع باد۔ عزیزا جب آپ یہاں عاشق آباد تشریف لاؤ گے تاریخ عرس کی مجوز کی جاویگی، انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

از طرف لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۳

بخدمت گرامی حاجی نواب شاہ صاحب۔ سلامت باشد
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ و مغفرتہ

آپ کا مکتوب پہونچا حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ عزیزا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص غائبانہ چاہے ہزار کوس پر بھی ہو اپنے پیر کا تصور کرکے سامنے اس تصور کے با ادب اور کمال نیاز بازانو ہوکر بیٹھے اور فیض کا ان سے انتظار رکھے اور ہر وقت اس طرح کرتا رہے، تو فورًا تھوڑے عرصہ میں اس شخص کو اتنا ہی فائدہ ہوویگا جو شخص کہ پیر کے سامنے رہنے والا ہے۔ اور اس کا فیض اس حاضر رہنے والے سے کم نہ ہوویگا، بلکہ دن بدن ترقی کرتا جاویگا۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہر بوالہوس کو نہیں دی جاتی بلکہ خاصان کو عطا کی جاتی ہے۔ محبت پیر کی آج کل کالعنقا گم ہوگئی ہے، لیکن "لَیس من فضل اللّٰہ ببعید"۔ طالب کو چاہئے کہ ہر وقت ہمت کو برگماشتہ رکھے اور کوشش میں ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ بیت ؎

اگر شاہ بیاید بدر پیرہ زن   تو از حسرت خواجہ سبلت مکن

عزیزا توجہ دینے کے وقت خود کو ناموجود سمجھنا چاہئے، گویا اس طرح سمجھے کہ میں موجود ہی نہیں ہوں اور قطب الاقطاب محبوب الٰہی حضرت قریشی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اس حلقہ میں موجود ہیں اور فیض ان سے آرہا ہے اور توجہ کے وقت یہی تصور ہونا چاہئے کہ فیض اس حضرت ممدوح سے آرہا ہے۔ اور یہی خیال اٹھتے بیٹھتے رکھا کریں۔

ع   تو خود مباش اصلًا کمال این است و بس

اپنے کو ہمیشہ نابود و لاشئی سمجھنا چاہئے اور خود کو اصحاب قبور میں سے سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے "عدّ نفسک کانک من اصحاب القبور"۔ فیض کی نسبت اپنی طرف نہ کرنی چاہئے، یوں سمجھیں کہ پیران سے فیض آرہا ہے۔ اور جماعت میں رشد و جذبہ دکھائی دیوے تو یہ بھی یوں سمجھیں کہ پیر قریشی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ توجہ دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ اپنے کو بالکل گم اور لاشئی سمجھیں۔

باقی احوال عند الملاقات معروض ہوویگا۔ بخدمت گرامی مکرمی و محترمی مولوی نور محمد صاحب و جمیع جماعت اہل ذکر و مشفقی محمد علی شاہ صاحب السلام علیکم و مشفقی میاں بڈھل کو السلام علیکم مطالع باد۔ بموقع ۲۷ رمضان شریف اگر فرصت مل سکے تو یہاں تشریف لانا، فائدہ عظیم ہوویگا۔ جمیع جماعت اہل ذکر کو مضمون واحد معروض باد کہ آنا جانا موجب ترقی باطن کا ہے، ہر چند اس امر میں امتناع اور دریغ نہ کی جاوے۔ بلکہ روز بروز اشتیاق، قلق اور فراق افزوں ہونی چاہئے۔

ع ہم چوں سود ہندواں ہر روز گردد بیشتر

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

مکتوب ۴

بخدمت گرامی میاں فتح الدین صاحب سلمہ اللّٰہ تعالٰی الواھب

السلام علیکم و علیٰ من اتبع الھدیٰ

عزیزا خطا سرزد ہونے کے بعد جو انسان از سر صدق و اخلاص سے تائب ہوجاوے ان کی خطا عنداللّٰہ معاف ہوجاتی ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے ''التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ'' یعنی توبہ کرنے والا بالکل پاک اور صاف ہوجاتا ہے۔ کسی بزرگ نے کہا ہے

؎ گر ہزار بار توبہ شکستی باز آ گر کافر و بت پرستی باز آ باز آ

عزیزا گناہ وارد ہونے کے بعد دل میں ندامت کا کھٹکا پیدا ہونا علامت ایمان کی ہے اور اسی گناہ واقع ہونے کے بعد جلد تر پشیمانی اور تحر آپ کو لاحق ہونے لگا تو اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا یہ احسان ہے اور یہ بڑی کامل نشانی آپ کے ایمان کے کامل ہونے کی ہے۔ اور جس کی قلب غلیظ اور سیاہ ہوتی ہے اس کو گناہ کرنے پر کوئی ندامت اور پشیمانی محسوس نہیں ہوتی، بلکہ بیباک و بے خطر ہوکر گناہ پر دلیرانہ حملہ کرتا ہے اور اس پر کرات، مرات مصرت اور مداومت کرتا ہے نعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من ذالک۔ عزیزا اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ایسا دل میں محبت اور رجوع رکھو جیسا کہ پیاسے کا پانی کی طرف، اور ذکر مراقبہ کی بہت کثرت کرو۔ ''فاذکرا اللّٰہ کثیرًا لعلّکم تفلحون'' نص قطعی ہے۔ حضرت رب العالمین خالق الخلق کی محبت کے بغیر انسان کو اگر حیوان کہا جائے تو بے جا نہیں بلکہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ کوئی اللّٰہ تعالیٰ کا عشق حاصل کرنا چاہے تو قلب کے ذکر کی بہت کثرت کرے، اور اپنی بی بی کو بھی نماز اور ذکر کی ترغیب دیا کرو اور کوئی وقت مجوز رکھو کہ باہم بیٹھ کر مراقبہ کیا کرو۔

؎ ذکر کن ذکر کن تا ترا جان است پاکئ دل ز ذکر رحمٰن است

عزیزا اگر خط جوابی کے لیے کارڈ بھیجا کرو تو امید ہے جلد جواب دیا جائے گا۔ یہاں ڈاکخانہ دو میل کے فاصلہ پر ہے اس لئے دیر ہوجاتی ہے معاف فرماویں۔ عزیزی مولوی فیاض حئ کو السلام علیکم معروض باد۔

مکتوب ۵

مشفقی و مخلصی جناب حاجی نواب شاہ صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ

آپ کے مکتوب شریف کے مطالعہ سے خوشی حاصل ہوئی۔ عزیزا ہر چند ہوسکے ترک ماسواللّٰہ تعالیٰ میں کوشش فرماؤ اور محبت غیر کی دل میں ایک قلعہ خیبر کی مثال ہے، اور اس مضبوط قلعہ کو حضرت علی المرتضیٰ شیر مردان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی طرح فتح کرو اور اس قلعۂ قوی کو بنیاد سے اکھیڑ ڈالو۔ عزیزا یاد رکھو جب تک محبت غیر بقدر دانۂ حرمل ہی کیوں نہ ہو دل میں موجود، تب تک محبت حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی اور معرفت اس کی حرام ہے۔ اور مرض مہلک کا علاج ذکر نفی اثبات لا الہ الّا اللّٰہ نہایت مفید ہے۔ ذکر اور مراقبہ اور تبلیغ میں سرگرم رہو اور اس راہ میں دیوانگی کی ضرورت ہے، اور کسی نے فارسی میں کہا ہے ؎

دل اندر زلف لیلیٰ بندوکار را از عقل مجنوں کن
کہ عاشق را زیاں دارد مقالات خرد مندی

اشغال دنیا سے آزاد ہوجانا علامت ہے آزاد دل ہونے کی، ہر چند ہوسکے آزادی اختیار کرو، اور سفر بہت کرو کہ اس میں بہت فوائد مضمر ہیں "فذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین" نص قطعی ہے۔ غرض یہ کہ گھر کو سفر سمجھو اور سفر کو گھر سمجھو۔ آپ کا خط اور معًا مولانا مولوی نور محمد صاحب و مولوی اللّٰہ بخش صاحب کا خط پہنچا۔ خلیفہ صاحب مولوی عبدالواحد صاحب بہت وقت ٹکے رہے ہیں، اب روانہ ہوگئے ہیں، اور میاں رحمت اللّٰہ ڈہرکی والا عرس شریف سے لیکر اب تک ٹکے ہوئے ہیں۔ نہایت مخلص بندہ ہے۔ اب لنگر میں مولوی خاوند بخش و میاں رحمت اللّٰہ ٹکے ہوئے ہیں۔ ارادہ بندہ کا اس طرف تھا لیکن جب آپ نے اس طرف کے ملٹری کے شدائد لکھے ہیں اس لیے تیاری ملتوی ہوگئی ہے۔ انشاء اللّٰہ بعد صلاح کے تیاری کی جاوے گی۔

مکتوب ٦

بخدمت مکرمی میاں شیر محمد صاحب سلمہ ربہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

آپ کے خط کی حقیقت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ عزیزا تمام سلوک کا حاصل حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی محبت اور معرفت ہے، نہ کشف نہ جذبہ نہ واردات نہ الہامات مراد ہے۔ بلکہ اس راستہ میں مراد نفس سے نامرادی فائدہ اور کام نفسی سے ناکامیابی ہے۔ فائدہ بذریعہ ذکر طے مراحل اور سبھی منازل قطع کرتے کرتے ایک عالی مقام تفویض کا آجاتا ہے، جس کی وجہ سے سالک کو رنج اور راحت کا احساس نہیں رہتا۔ کل دھندے اور اضطراب سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور جس کو اپنے شیخ سے محبت ہوجاوے، اس کا مرتبہ فوق المراتب ہے۔ کما قال الشاعر

ے گر تو ذاتِ پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

ع چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اور یہ کام مژدہ ہے۔ شیخ کامل اور صاحبِ دل ہونے کی شرط ہے ورنہ ناقص پیر ناقص کو کامل نہیں کرسکتا، بلکہ کامل اور صاحبِ دل ناقص کو کامل کرسکتا ہے۔ اور پیر کے دل زندہ ہونے کی شرط قوی ہے اور نص قطعی سے ثابت ہے۔ جیسا کہ قولہٗ تعالیٰ ”و لا تطع من اغفلنا قلبہٗ عن ذکرنا و اتّبع الھویٰ و کان امرہٗ فرطا“ فافھم

اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اس عاجز کو اور تم کو اور ہمہ جماعت اہل ذکر کو اس حظِ عظیم سے مستفیض فرماوے۔ و ھو الموفق المعین۔ میاں اویس محمد مستری بمعہ دیگر احباب اہل ذکر پنوعاقل سے آگیا ہے اور کام جگہ کا شروع ہے اور عنقریب وہ تمام ہوجاوے گا انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔

جناب خلیفہ صاحب کی اس آئندہ حج کے دن کورٹ میں حاضری ہے اور خلیفہ صاحب تو ماشاء اللّٰہ آگے سے زیادہ محبت میں معمور اور مسرور ہے۔ شعر ے

ملامت صیقل زنگال عشق است
ملامت شانۂ بازار عشق است

و نفعنا اللّٰہ تعالیٰ و ایاکم بالذکر المحبت آمین

لاشئی فقیر محمد عبدالغفّار فضلیؒ

مکتوب ۷

بخدمت مشفقی میاں شیر محمد سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

آپ کے خط پڑھنے سے بہت فرحت حاصل ہوئی۔ عزیزا اسباب ترقئ باطن یہی ہیں رابطۂ شیخ اور ترک ماسوی اللّٰہ اور ترک موالات اور غیر کی دوستی، حسد، حقد اور بغض کینہ سے سینہ کو صاف رکھنا اور عداوت، کبر اور ریا، عجب سے پرہیز کرنا اور دل کو محبت ایزد تبارک و تعالیٰ سے مملو رکھنا اور معرفت سے معمور رکھنا۔ حضرت سعدی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ترک دنیا شہوت است ہوس   پارسائی نہ ترک جامہ و بس

یہ شمردہ باتیں سالک کے لئے سخت مہلک ہیں۔ کما امکن تقویٰ پر استقامت کرنا ایک وجوبی امر ہے۔ قولہٗ تعالیٰ ”ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم“، ”تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ“ ہے۔ و اتباع الشریعت علیٰ صاحبھا افضل الصلوٰت و اکمل التحیات پر حریص ہونا کما قال سعدی رحمۃ اللّٰہ علیہ

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محال است سعدی کہ راہِ صفا   تواں رفتن جز درپئے مصطفیٰ ﷺ

اور پندار وجود سے سخت برکنار رہنا اور اپنے کو لاشئی سمجھنا جیسا کہ حضرت جامی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بیا جامی ز بود خویش پرہیز   ز پندار وجود خویش پرہیز

اور حضرت سعدی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ بیت

مرا پیر دانائے روشن شہاب   دو آندر ز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش   دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش

حضرت قبلہ شمس العارفین مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللّٰہ علیہ اپنی تالیفات میں لکھتے ہیں کہ یہ دو نصیحتیں حاصل اور خلاصہ تمامی سلوک کی ہیں اور ان دونوں موعظت میں دریا در کوزہ مندرجہ ہے۔ اور ہمارے حضرت قبلہ عالم سید الاتقیاء ادام اللّٰہ فیوضھم فرمایا کرتے تھے

خودی تکبر ترے گھر مٹھے سید ملا مصر   وڈا وڈا آپ کہانون وڈا گیونے وسر

یہ بات لاریب فیہ ہے۔ سالک اگر لحاظ امراض باطنی کا نہ رکھے اور مطلق بے غوری اور لایعنی کرے تو بہر کیف ابواب ترقی کے ان پر مفتوح نہیں ہوسکتے اور نہ وہ منزل مقصود کو پہنچ سکتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو محبت پیر کی سالک کے لئے ایک بڑی اکسیر ہے، جیسا کہ ایک بیمار ایسی بیماری اور مرض میں مبتلا ہووے کہ جس کو جان تلف ہونے کا سخت اندیشہ ہووے اور طبیب اس کو ایسی دوا بتلاوے جو دوا کی جگہ دوا اور غذا کی جگہ غذا تھوڑے دن استعمال کرنے اور بن پیسہ شفا ہوجاوے۔ بتلاؤ اس بیمار کو کتنی خوشی پہنچے گی اور اس مریض کا دل کیسا سرور سے مالا مال ہوجاویگا۔ محبت کا بھی ایسا ایک نسخہ بڑا مجرب اور سریع الاثر سمجھو اور محبت بے تصور حاصل نہیں ہوسکتی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ جس کو اپنے شیخ کے ساتھ رابطہ ہوگیا شیطان ان کو لغزش نہیں دے سکتا اور شیطان کا قابو اس پر نہیں ہوسکتا۔ اور بے رابطہ ذکر والے پر ممکن ہے کہ شیطان ان کو بہکا دیوے نعوذ باللّٰہ منہا۔ حاصل الکلام تصور شیخ اصل الاصول ہے اور طالب کے لئے اعلیٰ وظیفہ ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر تو ذاتِ پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

تمام اہل ذکر کو السلام علیکم از جانب ایں فقیر و منجانب عالم اندرونی اینجائی بجانب عالم اندرونی آنجائی اہل ذکر السلام علیکم۔ ہر ایک بی بی اہل ذکر کو معروض کیا جاتا ہے کہ ذکر میں اور مراقبہ میں سستی ہرگز نہ کیا کریں اور تصور کا خیال ہر وقت لگا رہے۔ جس شیخ سے تعلیم سلوک کی ہووے اس کا تصور اعلیٰ اور افضل اور نہایت مفید ہے۔ غصہ اور رنج کی عادت چھوڑ دیویں۔ دنیا کی محبت سے دل کو ٹھنڈا کرنا چاہئے اور اللّٰہ تعالیٰ کی محبت میں دل کو گرم کرنا چاہئے۔ دنیا چار دنوں کی کھیتی ہے، آج وقت ہے کچھ کرلو۔ اپنے مردوں کو بھی راضی رکھو۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۸

بخدمت گرامی مشفقی حاجی نواب شاہ صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ و علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا محبت بھرا خط پہنچا، جس سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ عزیزم! طالب مولیٰ جس قسم کی بھی تکلیف میں ہوگا، ہرگز شیخ کی محبت کو نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ قوی رابطہ کا طالب محبت کے اثر کی وجہ سے پیر کے کمالات کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ جس قدر پیر کی محبت شدید ہوگی، اسی قدر قلب میں بھی فیض زیادہ ہوگا۔ طالب پیر کی محبت کے ذریعے باطن میں وہی رنگ حاصل کرتا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کا یہ قول جو حکمت سے معمور ہے، اس تقریر کی تائید کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”محبت کے لئے ضروری ہے کہ محبوب کی اطاعت یا تابعداری کی جائے۔ اس وقت فنا فی الشیخ حاصل ہوتی ہے، جو پہلا زینہ ہے اس سر مستی کا اور دوسرا ہے فنا فی اللّٰہ کا، جہاں اسے بقا باللّٰہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے“۔ عزیزم پیر کی محبت کی خوبیوں کا کیا بیان کروں۔ اگر اپنی پوری عمر اس کی شرح کرنے میں صرف کروں تو بھی ہزاروں اوصاف میں سے صرف ایک بھی پوری طرح ادا نہیں کرسکوں گا۔ اس راستے میں اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کے عجیب وصول کی منزل بھی فقط پیر کی محبت کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔ بخدمت جناب نور محمد صاحب! یہ ایک مضمون مطالعہ کریں اور آپ کی پاکباز بیوی کے لئے جو تعویذ لکھے گئے ہیں، وہ انہیں پلاتے رہیں اور سنگھانے والے تعویذ شاہ صاحب سے لیکر استعمال فرمائیں، انشاء اللّٰہ تعالیٰ جلد شفایابی ہوگی۔ بخدمت مولوی میاں عنایت اللّٰہ، میاں محمد ابراہیم، میاں پیر بخش، میاں خیر محمد، شاہ صاحب، میاں محمد اسماعیل، میاں نور محمد، میاں محمد شفیع، میاں سکھیہ، میاں لطف اللّٰہ، میاں عبدالکریم اور وہاں کی تمام جماعت اہل ذکر کو السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۹

مشفقی مولوی محمد حنیف سلمہ اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ

عزیزم چند نصیحت کی باتیں گوش دل سے سنیں۔ ماں باپ کی خدمت بیٹوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما“ (ترجمہ: پس تم ان کو اُف تک مت کہو، ان کو مت جھڑکو)۔ ایک اور مقام پر فرمایا ”و بالوالدین احسانا“ (ترجمہ: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو)۔ ایک اور جگہ پر قرآن پاک میں حکم ہے کہ ”و اخفض لهما جناح الذل“ (ترجمہ: ان کے لئے مہربانی کے بازو کھولو)۔ افسوس صد افسوس انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے شاید قرآن مجید کی یہ آیات نہیں پڑھیں۔ ”الحذر الحذر واحفظ الایمان واحفظ الایمان ولا تتبع الشیطان ان الشیطان للانسان عدوا فاتخذوه عدوا“۔ عزیزا ایمان کی سلامتی کی فکر کریں اور ایمان کو سلامت رکھیں، اور شیطان کی تابعداری نہ کریں۔ تحقیق شیطان انسان کا دشمن ہے، اسے اپنا دشمن سمجھیں (یعنی اس کے ساتھ دشمنی والا معاملہ کریں)۔ عزیزم اس سے ایمان کے سلب ہونے کا خطرہ ہے۔ ماں باپ کے پاؤں کی مٹی کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں اور ان کے قدموں پر اپنا سر رکھیں اور ان کے دونوں پاؤں کو بوسہ دیں اور اپنے گناہ اور خطائیں ان سے بخشوائیں اور ان سے قصور پر روئیں اور فریاد کریں۔ ”ان اللّٰہ غفور رحیم الان فالان“ تحقیق اللّٰہ تعالیٰ مہربان بخشنے والا ہے۔ فورًا اسی وقت پشیمانی ظاہر کریں، ورنہ غضبِ الٰہی آپ کے لئے تیار ہے جس کا نازل ہونا آپ کے لئے لازم اور جائز ہے۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۰

مشفقی و محترمی و مکرمی جناب شاہ صاحب سلمہ ربہ تعالیٰ

السلام علیکم و علیٰ من اتبع الھدیٰ المسئول من اللّٰہ تعالیٰ عافیتکم و سلامتکم فی الدارین مدظلہ

خط آپ کا پہنچا کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ اسی فقیر حقیر لاشئی خاک نشیں ساکن اور عاکف باب اللّٰہ کو حق الخدمت و رعایت دوستانہ بے اختیار اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ مشفق عزیز کے لئے دعآء ظہر الغیب سے کوئی دقیقہ فروگذار نہ کرے اور توجہ غائبانہ سے اور دعآء حصول وصول قرابت ترقی درجات صوریہ اور معنویہ آپ کے لئے تغافل کو روا نہ رکھے۔ مشفقا حضرات اہل اللّٰہ کا سیر و سلوک از ابتدا تا انتہا اس عبارت آیت کریمہ میں مندرج ہے ''ما عندکم ینفد و ما عنداللّٰہ باق'' ترجمہ یعنی وہ چیزیں جو کہ تمہارے پاس ہیں تمام فنا ہونے والی ہیں اور وہ چیزیں جو اللّٰہ تعالیٰ کے پاس ہیں باقی رہنے والی اور پائندہ ہیں۔ اور حضرات صوفیاء کرام اہل معرفت اس آیت شریفہ کے اسرار اور معانی میں غواصی کرکے یہ نکتہ دُر ناسفتہ برآمد کرتے ہیں۔ ہر چند طالب صادق و سالک ارادت واثق آپ کو تعلقات منتسبات صوریہ کمالات اور درجات جو کہ یہ سب حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ کے کمالات کے پرتو سے ظہور میں آرہے ہیں اور اسے اصل پرتو کمالات لا یزال ایزد تعالیٰ کی یہ سب فرع ہیں جب تک اسی فرع کو اصل کے حوالے نہ کرے اور آپ کو تمامی منتسبات چھوڑ کر اسی جناب قدس کے سپرد اور تفویض نہ کرے نہ بہر گونہ و بہر کیف طالب انوار لا یزال بقا کو نہیں پہنچ سکتا اور بغیر نفی مطلق اور بدون حوالہ باصل شرف بقا کو نہیں حاصل کرسکتا اور کلمہ ما کا کہ اس آیت کریمہ میں دو جگہ واقع ہے اور بموجب قاعدہ کے کلمہ کا معنیٰ عموم پر دلالت کرتا ہے۔ طالب کو چاہئے شہباز بن کر بحر اسرار معانی اس آیت کریمہ میں غواصی کرے اور عموم اس دو کلمہ سے بحر اتم حاصل کرے۔ حاصل یہ نکلا کہ اپنے وجود کی نفی کرے۔ جب وجود کی نفی ہوگئی جو اسی وجود عنصری کے منتسبات ہے سب کی نفی ہوجاوے گی۔ اور حقیقت میں یہ جملہ ہستی موہومی فرع ہے اصل کی جس وقت اسی ظل اور فرع پر لا ہوجاوے گی پھر وہی اصل کا اصل رہ جاوے گا ''اللّٰہ بس باقی ہوس'' مصرع ''تو مباش اصلًا کمال این است و بس''۔ بس یہی سبق پکاؤ اور تبلیغ کا کام فارغ البال ہوکر کرو اور تعلقات صوریہ اور باطنیہ سے بالکل سبکدوش ہوجاؤ۔ ''خدا خود می

رسان است ارباب توکل را"۔ ہمارے پیر قبلہ عالم قلبی و روحی فداہ یہ بیت پڑھا کرتے تھے ؎

پلے خرچ نہ بندھے پکھی تے درویش جنہاں تکیہ رب دا انہاں رزق ہمیش

دولت دارین مکمل و محصل باد آپ کے دونوں مکتوب شریف کا جواب اسی ایک عریضہ میں مطالعہ فرماویں۔ مشفقی میاں محمد اسماعیل صاحب و مکرمی میاں محمد بدل و میاں پیر بخش صاحب و دیگر جماعت اہل ذکر آنجائی را علی الخصوص مولانا منبع مکارم اخلاق و مخزن محاسن اشفاق مولوی نور محمد صاحب کو السلام علیکم مطالع۔ اور بیماری کا اب تک آرام نہیں ہے، دعا فرماؤ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماوے آمین۔ دعا قبل از خوردن طعام "بسم اللّٰہ شافی بسم اللّٰہ کافی لا یضر مع اسمہ شیئا و لا فی السمآء ولا فی الارض و ھو السمیع العلیم" دعاء بعد خوردن طعام "الحمد للّٰہ الذی اطعمنی ھٰذا و رزقنۃ من غیر حولٍ مربی ولا قوۃ"۔ یہ دعا ہر روز گیارہ بار پڑھے مفید ہے "یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث"۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۱

بخدمت گرامی جناب حاجی نواب شاہ صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

آپ کا عطوفت نامہ پہنچا حقیقت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ ذکر میں ازحد زیادہ کوشش کرو اور اس سے کیا زیادہ تاکید کی جاوے کہ حضور محبوب الٰہی من الصلوٰت والتحیات افضلہا فرماتے ہیں (حدیث) ”اذکروا اللّٰہ حتیٰ یقولو انہٗ مجنون او کما قال النّبی علیہ الصلوات و التحیات“۔ اور تبلیغ کا کام سب سے برتر ہے، اس میں دوسروں کی ترقی اپنی ترقی کا موجب بن جاتی ہے۔ ہمت کو بالا رکھو بلکہ دن بدن تبلیغ میں سبقت حاصل کرو۔ اور آنا جانا بیشتر کیا کرو کیونکہ نہ آنے میں شیطان کو بہت مضبوط موقع ملتا ہے، اور رابطہ شیخ تو ازحد مفید ہے۔ یہ نعمت ہر ایک بوالہوس کو نہیں ملتی بلکہ اخص الخاص لوگوں کو یہ نعمت دی جاتی ہے۔ حضرت خواجہ احرار قدس اللّٰہ تعالیٰ سرہ فرماتے ہیں ”سایہ پیر بہ است از ذکر حق“۔ اور تلاوت قرآن شریف اتنا کیا کرو جو فراموش نہ ہوجاوے اور جمعہ کے خطبات یاد کرلو اور عیدین اور نکاح کے خطبات بھی یاد ہوویں اور کتاب رکن دین اردو منگا کر اس کو پڑھو۔ جو ضروری مسائل نماز کے ہیں یاد کرلو۔ فرائض، سنن، واجبات، مستحبات، مکروہات سبھ سمجھ لو اور وضو کے احکام بھی خوب سمجھ لو، اور غسل کے فرائض، واجبات غسل نیز یاد کرلو اور آسان چند کتابیں فقہ کی ضرور منگالو اور مطالعہ کیا کرو اور آنا جانا بالکل کثرت سے کیا کرو۔ حتیٰ کہ عاشق آباد کو اپنا وطن اور گھر سمجھو اور گھر کو سفر، جس وقت سفر سے تشریف لاؤ فورًا یہاں آ جانا، انشاء اللّٰہ تعالیٰ بندہ عازم سفر ہے۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ
از عاشق آباد شریف

مکتوب ۱۲

مشفقی و مکرمی میاں محمد عثمان و میاں رضا محمد سلمہ اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم

میاں پیر بخش اور میاں شیر محمد کی فوتگی سن کر دل کو سخت صدمہ پہنچا، اور فقیر اور فقیرانیاں اس جگہ کے سن کر آبدیدہ ہوئے اور رو دیا۔ عزیزا دوستوں کی جدائی اور مفارقت ایک ایسی مصیبت ہے جس کی حد اور بیان نہیں۔ عزیزا اللّٰہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو غیب کی بات سے مطلع کردیتا ہے۔ میاں شیر محمد کی موت سے دو مہینہ آگے اطلاع پہونچی اور میاں شیر محمد مرحوم کے خط کے جواب میں کچھ الفاظ اشارۃً اس عاجز نے لکھے تھے ”کل نفس ذائقۃ الموت“۔ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرماوے اور ان کی قبر کو رشک فردوس بناوے اور حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ان کے دوستوں کو صبر کی توفیق عطا فرماوے علی الخصوص ان کی زوجہ بی بی اماں خاتون کو اور ان کے یتیم بچوں کے لیے ہدایت کی جاتی ہے کہ انہوں سے سب عزیز پیار کریں اور مال یتیموں میں خیرات بالکل منع ہے۔ ہاں کوئی دوست ازخود دے دیوے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ عزیزا دونوں بھائی استقامت کرو اور عبرت حاصل کرو اور تم دونوں اس عاجز کو سخت عزیز اور پیارے لگتے ہو۔ جیسا کہ میاں شیر محمد مرحوم پیارا تھا۔ لیکن فرق ہے تو یہ ہے کہ اس نے دل اپنا یکایک پیر کو دے دیا تھا اور تم نے دل کچھ پیر کو کچھ دنیا کو دے دیا۔

عزیزا نیند غفلت سے جاگو ذرا ہوشیار ہوجاؤ۔ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ اور بی بیاں و اہل ذکر کے دل محبت ذکر سے مجروح اور پر درد تھے۔ میاں شیر محمد کی جدائی میں اور ہی زخم زدہ ہوگئے ہوں گے۔ انہوں کا اطمینان کراؤ اور جیسا کہ میاں شیر محمد ہمدردی کرتا تھا تم ویسے ہی ہوجاؤ تانکہ ”الدال علی الخیر کفا علیہ“ کا تم کو درجہ حاصل ہوجاوے۔ اور اپنی والدہ کی خدمت غلامی بدل و جان قبول کرو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے ”بہشت ماں کے قدموں کے نیچے ہے“۔ اور بہشت میں بلا حساب جانا منظور ہو تو اپنی والدہ کی رضامندی اور خوشنودی کے جویا رہو۔ اور تم دونوں ذکر میں استقامت اور جماعت اہل ذکر اور سلسلہ نقشبندیہ میں ایک پکے صوفی اور مستقیم ہوجاؤ۔ میاں شیر محمد تو انشاء اللّٰہ تعالیٰ اس سلسلہ کی جماعت کا سرگروہ تھا اور استقامت والوں کا پیشوا تھا جیسا کہ ہندی شعر ہے ؎

گھڑے بھرن سہیلیاں رنگ و رنگ گھڑے　　بھریا اس دا جائیے جس دا توڑ چڑھے

اور میاں شیر محمد حضرت سیدنا محمد علیہ و الہ الصلوٰۃ کے دین کا شیر تھا اور رضا محمد تم حضرت سیدنا کی رضامندی کے کام کرو، و علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ و التحیات۔ اور محمد عثمان تم جیسا کہ حضرت سیدنا عثمانؓ سیدنا محمد ﷺ کا عاشق تھا، ویسے عاشق بن جاؤ، و علیٰ الہ الصلوٰۃ و التسلیمات۔ جمیع جماعت اہل ذکر کو السلام علیکم، ذکر اور حلقہ مراقبہ میں ہرگز ناغہ نہ کرو۔ دن بدن محبت ذکر میں فزوں در فزوں ہوتے جاؤ۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۳

عزیز القدر مشفقی و مکرمی میاں فتح الدین صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ و مغفرتہٗ

آپ کا مکتوب پہنچا استقامت پر مبنی تھا، اس کے مطالعہ سےخوشی حاصل ہوئی۔ عزیزا الحمد للّٰہ سبحانہٗ و تعالیٰ آپ کی دل زندہ ہے اور ذاکر ہے اور کمی ذکر کا موجب کثرت اشغال دنیوی ہیں۔ اس کا کوئی اندیشہ نہیں ہے، حتی المقدور کوشش کرو تا آنکہ ترک باطنی میسر ہوجاوے اور ظاہری اشغال کوئی ایسے مضرت رساں نہیں ہوتے۔ اور اگر طالب صاحبِ استقامت کو دنیاوی لغزشیں پے درپے درپیش ہونے لگیں تو مانع ترقی باطن کی نہیں ہوسکتیں، کیونکہ اصل مقصود تو استقامت ہے اور استقامت کے لئے حضرت مجدد منور الف ثانی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ''الاستقامۃ فوق الکرامۃ''۔

عزیزا کتاب 'ہدایت الانسان' اور 'کتاب فیض الکریم' یہ دونوں منگوا کر مطالعہ میں رکھیں۔ یہ دونوں بزبان اردو ہیں، ان کا مطالعہ بہت مفید ہوویگا۔ ملنے کا پتہ ''اللّٰہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین ککے زئی تاجر کتب قومی کشمیری بازار لاہور''۔ ان دونوں کتابوں کی فقط ایک روپیہ قیمت ہے۔ اور آپ کی بی بی کے واسطے ایک تعویذ بھیجا جاتا ہے۔ یہ گلے میں باندھ دو اور چند تعویذ پینے کے ہر ایک تعویذ کو تین تین دن پیتے رہیں۔ اور اگر بتاریخ ۲۷ رمضان شریف جو لیلۃ القدر کی رات ہے یہاں آجاؤ تو بہتر ہے اور اس رات فقیروں کا مجمع ہوتا ہے اور ساری رات جاگتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں اور میاں فیاض حسین کو بھی اس سے مطلع فرماویں اور احباب کو بھی اس رات کی شمولیت برکات کی دعوت ہے۔ اور آپ آسکو تو بالمشافہ دعائیں بی بی صاحبہ پر دم کرنے کے کیے بتادی جاویں گی۔ عزیزا آپ کا ڈاڑھی نہ منڈانا اور بیڑی کا نہ پینا یہ دونوں کام استقامت قوی اور بالاہمتی پر دال ہیں۔ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ ہمت عطا فرماوے آمین۔ بیت ؎

ذکر کن ذکر کن تا ترا جان است   پاکئ دل ز ذکر رحمٰن است

عزیزا عاشقوں کا کام ہے بلکہ یہ فرض ہے کہ بغیر یاد محبوب کے نہیں رہ سکتے۔ اور افسوس صد افسوس کہ اس خالق یگانہ کو یاد نہ کیا جاوے اور اس کے سوا اوروں کو محبوب بنایا جاوے اور یہ سب دوران دنیا کے اندر رہنے والے مجازی محبوب اخیر میں

بوقت نزع بھاگ جاویں گے، اور پھر ’’یٰاَیھا الاِنسانُ مَا غَرَّکَ بِربّکَ الکریم‘‘ کی ندائیں آنے لگ جاویں گی اس وقت کیا جواب دیں گے۔

والسلام

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۴

بخدمت مشفقی میاں خاوند بخش السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کے خط سے حقیقت کی آگاہی ہوئی۔ عزیزا جو طالب مولیٰ کا ہووے اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ دین اور دنیا کے کام اور خود اپنے کو شیخ کے سپرد کر دیوے اور ہر وقت شیخ کا منتظر فرمان کا رہے، جو حکم زبان سے نافذ ہووے اس پر فورًا عمل کرے۔ اور شیخ نتیجہ کار کا واقف ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جتلا دیتا ہے کہ اس کام میں یہ بہتری ہے اور اس میں نہیں۔ لہٰذا شیخ کے حوالا ہونا ضروری ہے۔ آپ کی حالت بہت اچھی ہے اور اپ کو محبت اور یقین بالکل پکا اور کامل ہے۔ مطلب اس عاجز کا یہ ہے کہ جب آپ اس طرح کرو گے تو فورًا آپ کو اس سے زیادہ فائدہ اور ترقی ہوویگی۔ جس کی آنکھ میں کٹر پڑجاوے تو وہ دوسرے کے حوالے کردیتا ہے کہ یہ لو میری آنکھ، آپ کے منہ کے سامنے ہے اور کٹر جلدی نکال ڈالو۔ تو طالب خدا اپنی دل کو شیخ کی طرف متوجہ کر دیوے تانکہ دل کی تمام علت غور سے نکال ڈالے گا۔

عزیزا بندہ دعاگو ہے اور آپ کے لئے دعاگو ہے اور آپ کے لئے دعا مانگتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام جماعت اہل ذکر کو ترقی نصیب فرماوے اور دین و دنیا میں بھی آسودہ رکھے اور دونوں جہاں میں سرفراز ہوویں اور ذکر اور اتقاء اور شریعت کی تابعداری نصیب ہووے۔ ہمت کرو ایک دوسرے کو ترغیب دیوو تانکہ اس نیکی کے کام میں تمہارے شریک ہوجاویں۔ اور دنیا کی کشمکش میں مت گھبراؤ اور دل کو اس کے وسوسہ سے بالکل فارغ رکھو۔ مختصر بات ہے مرے ہوئے کو کوئی نہیں مار سکتا والسلام۔

تمام جماعت اہل ذکر اور تمام بیبیوں صاحب الذکر کی خدمت میں عرض ہے کہ ذکر میں ایک طرفۃ العین غافل نہ ہوویں اور شرارت اور فتنہ کی بات کی طرف خیال مت کریں۔ یہ شیطان کا وطیرہ ہے کہ فساد کھڑا کردینا اور اسی وسوسہ میں ڈالنا تانکہ کسی طرح ذکر سے غافل ہوجاویں۔ خبردار اس دشمن کے فریب سے دھوکا نہ اٹھانا، تم اپنے اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہو تمہارا اوروں سے کیا کام۔ کان دے کر دوسرے کی بات مت سنو۔

لاشئی فقیر عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۵

بخدمت عزیز القدر میاں خاوند بخش سلمہ ربہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

عزیزا محبت اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کی کثرت ذکر سے پیدا ہوجاتی ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے ''من احبّ شیئًا اکثر ذکرہ'' جتنا قدر جو طالب کی دل میں محبت اور شوق بڑھتا جاتا ہے اور دن بدن سوز اور قلق زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ ہی علامت علانیۃ اور متبادر ہے کہ مطلوب کو ضرور ان کی محبت ہے۔ جیسا کہ حضرت روم رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہیچ عاشق خود بناشد عشق جو گر نہ معشوقش بود جویائے او

فقط لاف گذاف کو محبت نہیں کہتے۔ محبت اس کو کہتے ہیں کہ محبوب کی یاد سے ایک دم بھر بھی غافل نہ رہے۔ ''الذین یذکرون اللّٰہ قیامًا و قعودًا و علیٰ جنوبھم''۔ اس آیت شریف میں یہ سمجھایا جاتا ہے کہ مدام ذکر میں مشتغل رہے۔ زہے سعادت جس کو یہ درجہ نصیب ہوا۔ کثرت ذکر میں بہت فوائد مندرج ہیں جو کہ تحریر سے بھی از حد افزوں و زائد ہیں۔ اور آپ کی دل میں جو شعلہ طلب کا ہر وقت مشتعل ہے، آپ یوں سمجھو کہ یہ محبوب کی طلب کا نتیجہ ہے کما قال المولوی روم رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ ؎

در دل تو مہر حق چوں شد تو ہست حق را بیگمان مہر تو

''اللّٰھم زد فزد''۔ عزیزا فقیر حبیب اللّٰہ کا ایک خط پہنچا ہے۔ لفافہ کارڈ موجود نہ تھا اس لئے جواب نہیں دیا گیا۔ اس کے حق میں دعا کی جاتی ہے، اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اس کو ہدایت نصیب فرماوے اور راہ راست پر چلاوے۔ اللّٰہ رکھیا عیالدار ہے اور قابل رحم ہے اور جمیع اہل قرابت جوار پر اس کی خدمت کرنی ایک لازمی امر ہے، اور سائلوں اور گدا پیشہ لوگوں کے دینے سے اس کا دینا افضل ہے۔ دعا کی جاتی ہے حق سبحانہٗ و تعالیٰ ان کو وسعت عطا فرماوے۔ بخدمت جناب خلیفہ صاحب و فقیر محمد موسیٰ جمیع جماعت اہل ذکر السلام علیکم۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۶

محترمی میاں محمد مشتاق صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم

عزیزا آپ کو جتنا قدر محبت اور شوق ہے اس عاجز کی طرف سے دو گُنا زیادہ تصور فرماویں اور حقیقت میں آپ کی محبت اس عاجز کی محبت کا اثر اور نتیجہ ہے۔ اور دعا کی جاتی ہے کہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ اس محبت کو روز بروز بڑھاوے اور فنائیت کے مقام تک پہنچاوے ”و لیس ھٰذا من فضل ببعید“۔ اور مولوی رحمت اللّٰہ ماسٹر صاحب جو کہ اس عاجز کا روحانی فرزند ہے اور نہایت برگزیدہ اور بابرکت آدمی ہے، تاکید کی جاتی ہے کہ آپ اس کے ساتھ محبت اور ارتباط رکھو گے اور اس مرسل کو برنگ من ارسل کے دیکھو گے یعنی اس عاجز کی صورت میں عین بعین تو کام بنتا رہے گا اور روز بروز ترقی ہوتی جاوے گی۔ اور یہ مولوی غیر نہیں ہے، اس کی توجہ اس عاجز کی توجہ ہے، لیکن حسن عقیدت اور آداب سے کام بنتا ہے۔ اور اللّٰہ تعالیٰ سمجھ عطا فرماوے کہ دو بینی کی عادت مٹ جاوے۔ اور وہاں کی جماعت بھی سست ہوگئی ہے، اس لئے کہ ماسٹر صاحب کو دو بینی کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، اور سچ کہتا ہوں انشاء اللّٰہ تعالیٰ یہ لوگ اگر عینیت اور اتحاد کی آنکھ سے دیکھتے تو آج تک خبر نہیں کیا بن جاتا اور کہاں کا کہاں تک فیض پہنچ جاتا۔ وہاں کی سب جماعت اہل ذکر کی خدمت میں مضمون واحد ہے اور السلام علیکم۔

عزیزا ختم شریف بنام حضرت پیران پیر غوث الاعظم مجدد منور مأۃ اربعۃ عشر نائب خیر البشر قطب الارشاد دائرہ زمان خواجۂ خواجگان مجدد الدین امام الواصلین سندنا و قبلتنا و ہادینا و مرشدنا و وسیلتنا حضرت محمد فضل علی قلبی و روحی فداہ ابی و امی فداہ بخش دیا کرو بعدہ دعا مانگو۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۷

مشفقی مکرمی میاں رحمت اللّٰہ صاحب سلمکم اللّٰہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

آپ کا خط ملا بہت فرحت حاصل ہوئی۔ عبدالحمید خان ولد حسن خان اور عبدالواحد خان اور محمد خان اور علی محمد آپ کے چچا صاحب سب کو بیعت کیا گیا ہے اور سلسلہ عالیہ میں داخل کردیا گیا ہے۔ اور استقامت کرو اور پختہ ہوجاؤ، پختہ ہونا لازم ہے اور خام غیر مستقل کے لئے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اور ہمارے پیران کبار کا مقولہ ہے ''الاستقامۃ فوق الکرامۃ'' کرامتوں سے استقامت کا مرتبہ علو ہے۔

جواب مسئلہ اول: وتر بہ تہجد پڑھنا ثواب کثیر ہے جب کہ آپ کو یقین پورا ہو کہ تہجد مجھ سے کبھی قضا نہیں ہوسکے گی وَ اِلَّا فَلَا۔

مسئلہ دوسرا: تہجد کی آٹھ رکعتیں ہیں اور ہر ایک رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد تین قل ھو اللّٰہ احد ختم کریں۔

مسئلہ تیسرا: حدیث شریف میں وارد ہے کہ میت کا الغریق ہوتا ہے۔ فورًا خیرات اور صدقات اور ختم پڑھ کر اس کی روح کو ثواب بخش دیا کرو اور یہ کوئی قید نہیں کہ گھر میں پڑھو یا قبر پر، بہر کیف جہاں کوئی ہو ثواب طعام و کلام پہنچ جاتا ہے۔

مسئلہ چوتھا: قبر پختہ بنانا منع ہے۔

مسئلہ پانچواں: قبروں پر دینی اور دنیوی حل ہونے کے لئے یہ ذکر نہایت جامع برکات وظیفہ ہے۔ اطمینان فرماویں اور ذکر بکثرت کیا کریں اور سلسلہ شریف بھی صبح و شام پڑھتے رہیں۔

رستن زیں پردہ کہ برجان تست　　　　بے مدد پیر نہ امکان تست

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۸

بخدمت اعزی مشفقی مولانا مولوی نذیر احمد صاحب

بعد از السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ۔ ''المرام من الاقام'' اینکہ صحیفہ گرامی آپ کا پہنچا۔ کیفیت مافیہا سے آگاہی ہوئی، مسرت مزید ہوئی۔ عزیزا دنیا بے وفا اور مکارہ ہے اور مافیہا سب فانی ہیں۔ اس کے تلذذات اور تلوینات، تمکنیات پر مطمئن نہ ہونا چاہیے۔ تمکن خلود غیر محکن ہے۔ طالب مولیٰ کو چاہئے مطلوب اصلی کو حاصل کرے جس غرض کے لئے عدم سے موجود ہوا۔ اللّٰہ تعالیٰ کی محبت فرض ہے، بغیر محبت پیر کے ترک ماسوا اللّٰہ اور توجہ الی اللّٰہ نہیں حاصل ہوسکتی۔

اہل اللّٰہ کا اتفاق ہے علاج باطنی امراض کا ضروری ہے۔ مرض ظاہری سے خطرہ جان ہے اور مرض باطنی سے ضرر ایمان ہے۔ چونکہ دنیا دار المحن الفتن ہے۔ ''الدنیا مزرعۃ الاٰخرۃ کما قال النّبی ﷺ''۔ دنیا محل فراق ہے عیش عشرت گاہ نہیں۔ بزرگوں کا فرمان ہے کہ مرید کو پیر کی خدمت میں تمامی عمر رہنا چاہئے، یہ نہ ہوسکے تو نصف حیاتی پیر کی خدمت میں صرف کرے۔ یہ بھی فرمان ہے اور نہایت ہی آسان ہے، جو شخص پیر کی محبت میں فانی ہے اور پیر پر مال و عیال و جان کی قربانی کرنے والا ہے تو یہ حاضر سے غائبانہ فائدہ کثیر اٹھا سکتا ہے۔ بلکہ بزرگوں نے فرمایا ہے اقرب وصول الی اللّٰہ کا یہ طریق ہے۔

لہٰذا عزیزا کوشش فرماؤ آمد و رفت سے ترقی باطن کی ہوتی ہے۔ اگر زیادہ نہ ہوسکے تو دو موقع مجوز ہیں، انہی پر شامل ہونا موجب از دیاد فیض اور ترقی باطن ہے اور مجلس فقراء میں بیٹھنا فائدہ کثیر ہے اور مجوز دو موقع یہ ہیں ماہ رمضان شریف کی ۲۷ اور عرس شریف کا اجتماع۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ

مکتوب ۱۹

مشفقی گرامی قدر میاں خاوند بخش صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم

یہاں خیریت ہے آپ کی خیریت مطلوب۔ عزیزا تبلیغ میں بجان و دل کوشش کرتے رہو اور خوش خلقی اور نرمی سے زیادہ تر اثر ہوتا ہے۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ ”فبما رحمۃ من اللّٰہ لنت لھم و ان کنت فظا غلیظا القلب لا انفضوا من حولک“ نص قطعی ہے۔ گاہے گاہے عورتیں اھلۃ الذکر کو جمع کرکے حلقہ کرایا کرو اور مسائل نماز کے اور احکام شریعت کے سنائے کرو۔ اور ترغیب ذکر اور ترک محبت دنیا کے مسائل اور ترک محبت زیورات کے مسائل سنائے کرو اور پردہ کے احکام اور رجوع بمحبت پیر، اور سفر جتنا ہوسکے بہتر ہے۔ اور مردوں کو ترغیب نماز جماعت اور حلقہ اور کثرت ذکر کے مسائل اور ترک بغض اور حسد اور ترک محبت دنیا کے مسائل۔

حدیث شریف میں ہے ”حب الدنیا رأس کلّ خطیئۃ“ اور حدیث شریف میں ہے ”من احب الدنیا اضرّ باٰخرتہٖ و من احب اٰخرتہٖ اضر بدنیا فاشروا ما یبقیٰ علیٰ ما یغنیٰ“ یعنی دنیا کی محبت کرنے والے کو آخرت کا نقصان ہے اور طالب آخرت کو دنیا کا نقصان ہے۔ بہتر تو یہ ہی ہے کہ باقی کو فانی پر ترجیح دو۔ والسلام اولا آخرًا جہنوں عورات اہل ذکر نے اس عاجز کو سلام بھیجے ہیں انہوں کو اس عاجز کی طرف سے سلام۔ خیریت انجام و دعا، عاقبت بالخیر اور دعا ہے تمام کو کہ رسوخ بہ محبت پیر عطا فرماوے۔ ؎

بیت ذکر کن ذکر کن تا ترا جان است پاکئ دل ز ذکر رحمٰن است

بخدمت مشفقی میاں عبدالواحد صاحب اسلام علیکم مطالع باد۔

لاشئی فقیر محمد عبدالغفار فضلیؒ